نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ ۔ قیمت سالیانہ مع محصول ۔

نمبر ۳۴ ۔ جلد ۷ ۔ لودیانہ ۲۱ اگست سنہ ۱۸۷۹ع ۔ قیمت فی پرچہ ۶ پائی

غزل

من تصنیف مسٹر جیمس ایمریل متخلص گُل معلم رودڑکی

بلبل کو ہو جیسے گُل و گلزار کی خواہش
عیسیٰ کے ہمیں ایسے ہمیں دیدار کی خواہش
گل چین کی کچھ طلب نہ گل تر سے کام ۔
ہمکو ہے باغباں گُل بے خار کی خواہش
ٹوٹے بھی جلد طایر جاں کا کہیں قفس ۔
برآئے تاکہ مرغ گرفتار کی خواہش
دستِ کرم سے جلد مسیحا کے ہو شفا ۔
ہر رات دن یہہ ہی دل بیمار کی خواہش
شامل ہو جا کے بزم مسیحا میں بے دھڑک ۔
ہر دم یہہ ہی ہے کہ مُردم ہوشیار کی خواہش
کیونکر نہ مومنوں کی دعا حق کو ہو قبول ۔
برآئے جبکہ مجھ سے گنہگار کی خواہش
ہم سے خراب خستوں کا ہو جو کہ دستگیر
گُل کو ہے بس تو ایسے ہی دلدار کی خواہش

دیگر

ساغر کی ساقیا ہے نہ کچھ جام کی تلاش
ہمکو فقط ہے اپنے دلارام کی تلاش
نامی ہو کوئی یا کہ ہو بدنام کیا غرض ۔
جز نام حق نہیں ہے کسی نام کی تلاش
جس دن سے دل میں عشق مسیحا نے کی جگہہ ۔
بُت سے رہا نہ کام نہ اسلام کی تلاش
عیش و نشاط دنیا کی دلکو نہیں ہوس ۔
جنت کے ابدی ہے وے آرام کی تلاش
گل کا رباں ہیں جسکی یہہ سارے جہانیں ۔
گُل کو ہے بس اُسی گل اندام کی تلاش

═══

نورافشاں

صنعت اور حرفت کاری

پچھلے ہفتہ کے انڈین کرسچن ہیرلڈ میں ایک اشتہار بحوالہ ایجوکیشن گزٹ مندرج ہے جسکا مضمون یہہ ہے کہ بالوچر سکول میں ایک ہیڈ ماسٹر انٹرنس پاس شدہ کی ضرورت ہے جسکو لعہ روپیہ مشاہرہ ملیگا ۔ اِس عجیب اشتہار کے شایع ہونے سے طرح طرح کے خیالات پیدا ہوتے ہیں اور اگرچہ انٹرنس پاس شدونکے لئے ظاہراً یہی ہتک اور ذلت کا باعث ہے تاہم شکر کرنا چاہئے کہ ابھی اسقدر تنخواہ کی اسامیاں بھی انکو نصیب ہو سکتی ہیں مگر خوف یہہ ہے کہ اگر ذلت کا سلسلہ اسی ڈھب پر جاری رہا تو وہ زمانہ کچھ بعید نہیں جبکہ ایسی ایسی اسامیوں کے بھی اشتہار خاص بی اے والوں کے لئے شایع ہوا کرینگے ۔ ابھی یہہ حالت

ملک بنگال میں شروع ہوئی ہے جہاں انگریزی علم کا چرچا سب سے اول اور سب سے زیادہ ترقی پر ہے اور جبکہ پنجاب میں بھی قریباً وہی ہوا چل رہی ہے تو ممکن ہے کہ یہاں پر بھی نوکری کا قحط بہت جلد نمودار ہو جاوے ابھی چھوٹی چھوٹی سرکاری نوکریاں مڈل کی پابندی پر موقوف ہوئی ہیں مگر بعض محکمجات کے طرز طریق نے ایسی صورت پکڑی ہے کہ جس سے ہر ایک محب قوم کے دل میں از خود خوف پیدا ہو سکتا ہے کہ کسی روز کو یہی نوکریاں بی۔ اے۔ والوں کو بھی بدقت نصیب ہونگی۔ دیکھئے پہلے روڑکی کالج میں داخل ہونیکے لئے انٹرنس پاس کرنا شرط تھا اب بی۔ اے۔ والونکے سوا دوسرا کوئی وہاں لیا ہی نہیں جاتا اور یہی حالت اب میڈیکل کالج کی ہو گئی ہے جہاں ایل۔ اے۔ کا پاس ہونا شرط ہو گیا ہے اور یہہ بہرحال ایسا ہی ہونا تھا کیونکہ جس جگہہ باشندگی تعداد ٹڈی دل کیطرح بڑھتی جاوے اور پیداوار کا مقدار وہی ایک ہی رہے تو ممکن ہے کہ قحط سالی اُس جگہہ کو جلد آ دباوے بشرطیکہ پرورش کا کوئی اور ذریعہ ایجاد نہ ہو ویسا ہی ہم دیکھتے ہیں کہ اس ملک میں انگریزی خواندوں کی تعداد روز بروز بڑھتی جاتی ہے اور نوکری کی حالت یک انار و صد بیمار کیسی ہے تو بتلائے کہ آخر پڑھے فارسی بیچے تیل کا لیکھا کیونکر نہ ہوگا۔ اس عظیم قباحت کے روکنے کے لئے ہمیں ضرور ہے کہ ہم اول علم کو پرلنے دقیانوسی خیال کے بموجب صرف ذریعہ نوکری سمجھنا ترک کر دیں اور اسکی تحصیل محض دل کے روشن کرنے عقل کے وسیع کرنے اور خیالات کے درست کرنے اور ملک کو طرح طرحکے فواید پہونچانے کی غرض سے حاصل کریں اور جب دنیا میں کچھ کام کئے اور محنت سے روٹی کمائے بغیر ہماری گذر کبھی چل ہی نہیں سکتی تو بہرحال کوئی نہ کوئی صورت گذارہ کی نکالنی چاہئے سو نوکری کو تو فاتحہ خیر پڑھنا چاہئے اور یک دل و یک جان ہو کر آبائی ہنر و فنون کے اکتساب و انکی ترقیمیں کمر ہمت چست باندھنا چاہئے جس سے نہ صرف ہمارا گذارا آزادگی اور عزت سے چلیگا بلکہ اسی ذریعہ سے ہماری قوم کو طرح طرح کے فواید پہونچینگے ✢

آج تک ہمارے ملک میں حرفت و صنعت کاری ایک کمینہ کام سمجھا گیا ہے کیونکہ شریف قوموں نے اُسکی طرف کبھی رجوع نہیں ہوا اور یہی ناقص سمجھ اور ہنر کی ناقدری ہے جو روز بروز ہمارے تعلیم یافتہ نوجوانوں کو ایک ادنیٰ دفتری یا چپڑاسی کے درجہ سے بھی ذلیل کرتی جاتی ہے ورنہ ہنر بذاتہ کبھی کمینہ نہیں ٹھہرتا اور خاص اس روشنی کے زمانہ میں اُسکو کمینہ سمجھنا ایک طرحکا خلل دماغی تصور ہوتا ہے کیونکہ جن ملکوں میں تعلیم یافتہ لوگوں نے حرفتکاری وغیرہ کے پیشے اختیار کئے ہیں اُنکی عزت نوکری پیشوں سے کچھ کم نہیں رہی بلکہ اکثر زیادہ پائی گئی ہے۔ سر رابرٹ پیل صاحب بہادر صرف روئی کا کام کرتے تھے اور اسی کام کے طفیل اُنکی عزت و توقیر یہاں تک بڑھی کہ وہ انگلستان کے شاہزادونکے برابر جگہہ لینے لگ گئے۔ ہاں نوکری بھی ایک پیشہ ہے بشرطیکہ قدر کے ساتھ ملتا جاوے مگر پھر بھی غور کرنے سے اُسکا جو اب بھاری نظر آتا ہے نوکر کا وقت اسکا آرام اسکی آزادگی کسیطرح اپنی نہیں رہ سکتی اور بعض موقعوں پر مالک کی گھر کی دھمکی کھانا اور خفیف خفیف باتوں کے لئے معتوب ہونا عزتمند آدمی کو بجز حالت مجبوری کسیطرح گوارا نہیں ہو سکتا اور پھر ان مصیبتوں پر بھی اگر تنخواہ کافی نہ ملے تو حیف ہے ایسی نوکری پر۔ اصل بات یہہ ہے کہ ہمارا اپاہج ملک ابتک آنکھیں بند کئے پڑا ہے اور آنیوالی آفتوں کو آگے سے ہی نہیں دیکھ سکتا اور اگر دیکھتا ہے تو کاہلی اور غفلت کے سبب اُنکی روک کا انتظام نہیں کرتا پھر بھی گورنمنٹ کی مہربانیوں کیطرف دیکھو کہ اُسنے ہماری ابتر حالت پر رحم کھاکر ہمکو اس خواب غفلت سے جگانے اور ہوشیار کرنیکے لئے ایک انجمن خاص تمام ممالک برٹش وغیرہ کے باشندگان ہند کا قیام گاہ ہو منعقد فرمائی ہے جسکی تجویز سے ہر سال اُن اشیاء کی نمائش ہوا کریگی جو خاص ہماری اپنی حرفت و صنعت سے تیار ہوتی ہیں یہہ نمائش ہمارے لئے بمنزلہ ایک سبق کے ہوگی جس سے ہمکو ترقی ہنر و فنون کا شوق بڑھے اور پھر اسکے ذریعہ سے ترقی معاش اور بہبودی قومی کا دروازہ کھلے سو اب بھی اگر ہماری آنکھیں بند رہیں تو وائے قسمت ✢

گورنمنٹ کا فرض ہمکو صرف اصول تعلیم دینا تھا جسکی امداد سے ہم اپنی ملکی ضروریات کو بخوبی جانچیں اور اُن کے بموجب اپنی معاش کے ذریعونکو زیادہ آسان اور زیادہ مفید بنا دیں سو وہ سلسلہ اسکی طرف سے بدستور جاری ہے بلکہ روز بروز ترقی پر ہے مگر افسوس کہ ادھر ہمارے تعلیم یافتہ جوان نوکری کی تلاش میں خواہ وہ کیسی ہی حقیر کیوں نہ ہو مارے مارے پھرتے ہیں اور اپنی آئندہ بہبودی کا خیال نہیں کرتے اس معاملہ میں نادانی بہت بڑھ گئی ہے۔ اور اسیواسطے ملک پر ناداری غلبہ کئے چلی آتی ہے سو ملک کے دردخواہ متمول اور باحوصلہ لوگونکا فرض ہے کہ وہ اپنی درماندہ قوم کی حالت پر رحم کھائیں اُسکی بہتری کی تجاویز سوچیں اور جابجا کمپٹیاں بنا کر اسکے لئے حرفت کاریکے قومی مدارس کھولیں انگلستانی اُستادونکو انمیں اگر بہت خرچ پڑتا ہو تو جرمنی آسٹریا وغیرہ جگہوں سے سستے اُستاد منگوا دیں اور ہمکو سکھا دیں تاکہ اکتساب فنون کے بعد ہمارے ہاتھ کی بنی ہوئی چیزیں باقاعدہ اور درست نکلا کریں اور ہمارے لوگوں کو غیر ملکوں کی بنی ہوئی اشیاء کی چنداں محتاجی نہ رہے اور جب یہہ محتاجی جاتی رہی تو گویا ہمارے گھر کا پیسہ گھر میں ہی رہیگا پھر ہم بہت جلد اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جاینگے اور مہذب ملکوں کے ساتھ دلیر ہو کر مساوات کا دم بھرینگے اور اُسوقت نوکری کو ایسا حقیر سمجھینگے جیسا کہ اب حرفتکاری کو سمجھتے ہیں اور حرفت کاری کی ایسی قدر کرینگے جیسے اب نوکری کی کرتے ہیں ✢

بقیہ محمدی دین خدا کی طرف سے ہے یا نہیں

پھر قرآن کے موافق معلوم ہوتا ہے کہ خدا ناپاکی کا بانی بھی ہے چنانچہ الجلالی و البیضاوی کہتے ہیں کہ ایک روز محمد صاحب کسی کام کے واسطے اپنے متبنے بیٹے زید کے گھر میں گئے وہاں زید کی جورو زینب کو دیکھا اور زینب کا حسن پسند آیا تو اُس کی چاہت پیدا ہوئی لیکن جب زینب اور اُس کے بھائی عبداللہ نے محمد صاحب کی خواہش سے ناراض ہو کر اُسے منع کیا تو یہہ آیت نازل ہوئی سورہ احزاب ۳۶ آیت وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا یعنے کسی ایماندار مرد اور عورت کا کام نہیں کہ جب اللہ اور اُسکا رسول کچھ کام ٹھہراوے کہ اُنکو اپنے کام کا اختیار رہے اور جو کوئی بے حکم چلا اللہ کے اور اُسکے رسول کے سو راہ بھولا صریح چوک کر۔ اور اسلئے کہ زید جناب محمد صاحب سے ناراض اور بدگمان نہ ہو فرمایا کہ میں اِس بات میں ناچار ہوں کہ خود خدا نے مجھے اِس مقدمے میں حکم کیا ہے سورہ احزاب ۳۷ آیت وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللَّهَ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ فَلَمَّا قَضَى زَيْدٌ مِنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاكَهَا الخ یعنے جب تو کہنے لگا اُس شخص کو جس پر اللہ نے احسان کیا اور تو نے احسان کیا رہنے دے اپنے پاس اپنی جورو کو اور ڈر اللہ سے اور تو چھپاتا تھا اپنے دل میں ایک چیز جو اللہ کھولا چاہتا ہے اور تو ڈرتا تھا لوگوں سے اور اللہ سے زیادہ ڈرنا چاہئے تجھ کو۔ پھر جب زید تمام کر چکا اُس عورت سے اپنی غرض ہم نے وہ تیرے نکاح میں دی۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے پیدائش سے پیشتر لوح محفوظ میں لکھا کہ جناب محمد صاحب زید کی جورو زینب سے شادی کریں۔ زید سُنتے ہی راضی تھا لیکن اور لوگ گمان حیرت سے معترض رہے۔ پھر اسلئے کہ اُن کا منہہ بھی اعتراض سے بند ہو جاوے یہہ آیت نازل ہوئی سورہ احزاب ۳۸ آیت + مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللَّهُ لَهُ یعنے نبی پر اِس بات میں جو اللہ نے اُسکے واسطے ٹھہرادی مضایقہ نہیں +

پھر زمخشری اور بیضاوی اور جلال الدین و یحیٰی کے بیان سے جانا جاتا ہے کہ ایک دن ایسا ہوا کہ محمد صاحب مریم اپنی ایک لونڈی سے ہم بستر ہوئے تب اُن کی جوروں میں سے ایک نے اُس بات کی خاطر اُنہیں ملامت کی اِسپر محمد صاحب نے قسم کھائی کہ میں پھر اِس سے ہم بستر نہ ہونگا۔ لیکن باز نہ رہ سکا اور کہا کہ خدا نے یوں نہیں حکم کیا اور یہہ آیت نازل ہوئی سورہ تحریم اول آیت يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ تَبْتَغِي مَرْضَاتَ أَزْوَاجِكَ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ وَاللَّهُ مَوْلَاكُمْ یعنے اے نبی جو اللہ نے تجھ پر حلال کیا تو کیوں اُسے حرام کرتا ہے۔ چاہتا ہے تو رضامندی اپنی عورتوں کی اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ٹھہرا دیا اللہ نے تم کو اُتار ڈالنا تمہاری قسموں کا اور اللہ تمہارا دوست ہے +

پھر قرآن و حدیث کے رو سے معلوم ہوتا ہے کہ نہ صرف یہہ بلکہ سب نیک و بد خدا ہی کی طرف سے ہے۔ وہی گمراہ کرتا اور گمراہ کرواتا ہے اور جسکو وہ گمراہ کرتا اُسکا کوئی حامی نہیں۔ چنانچہ حدیث میں بھی اِس بات کا بہت صاف بیان ہے۔ ابو ہریرہ کہتا ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ فی الحقیقت خدا نے زناکاروں کی قسمت میں زنا کرنا لکھ دیا اور اُن کو خواہ مخواہ ویسا ہی کرنا پڑتا ہے۔ پھر نبی نے کہا کہ آدم و موسیٰ نے خدا کے حضور میں مباحثہ کیا۔ اور آدم نے موسیٰ کو قایل کیا کہ موسیٰ کہتا تھا تو وہی آدم ہے جس کو خدا نے اپنے ہاتھ کے زور سے پیدا کیا اور تجھ کو اپنی روح میں سے دیا اور فرشتوں سے تجھے سجدہ کروایا اور بہشت میں تجھے رہنے کی جگہہ دی اِس کے بعد اپنی چوک سے تو نے آدم زاد زمین پر پھینکے۔ آدم نے کہا تو وہی موسیٰ ہے جس کو خدا نے اپنے نبی ہونے کے لئے چُنا اور جس سے اُس نے گفتگو کی اور اُس نے تجھے بارہ تختے دئے جن میں ہر چیز کا بیورا ہے۔ اور خدا نے تجھ کو اپنا دوست بنایا اور بھیدوں کا پہنچانیوالا۔ پس پیدائش سے کتنی مدت پیشتر وہ کتاب لکھی گئی موسیٰ نے کہا چالیس برس۔ تب آدم نے کہا کیا تو مجھے اِس بات کے لئے ملامت کرتا ہے جسے خدا نے میری پیدائش سے چالیس برس پیشتر کتاب میں لکھ دیا +

اب اِن باتوں کا خلاصہ یہہ ہے۔ کہ قرآن و حدیث میں خدا قدوس کہلاتا ہے اور یہہ کہ اُس قدوس خدا نے بُت پرستی مقرر کی۔ لوح محفوظ میں لکھا ہے کہ جناب محمد صاحب اپنے متبنیٰ بیٹے کی جورو سے شادی کریں اور اپنی قسم اُتار ڈالیں۔ غرض کہ خدا نیک و بد کا بانی ہے +

اب صفت قدوسی کو چھوڑ کر ہم سوال کرتے ہیں کہ قرآن و حدیث کے رو سے خدا عادل ہے یا نہیں + قرآن و حدیث میں بارہا لکھا ہے کہ خدا عادل ہے اور عدالت کے دن لوگوں کا خوب انصاف ہوگا کہ ایک بال کا بھی فرق نہ رہیگا راستباز نیک جزا اور گنہگار سزا پاوینگے + باقی آیندہ

منقولات

الجزایر کے مسلمان

اخبار سول اینڈ ملیٹری گزٹ میں افریقہ کے مسلمانوں اور فرانسیسیوں کے باہمی ارتباط کے بیان میں لکھا ہے کہ فرانسیسی لوگ بڑی دلجمعی کے ساتھ جو اُس قوم کا حصہ ہے افریقہ کے مسلمانوں کے ساتھ اپنے دوستانہ برتاو کا مقابلہ اُس باہمی کشیدگی کے ساتھ جو ہندوستان کے مسلمانوں اور انگریزوں کے میل جول میں سدراہ ہے کیا کرتے ہیں۔ اِس میں کلام نہیں ہے کہ الجزایر کے مسلمان عیسایوں کے ساتھ ایک رکابی میں کھانا کھانے سے پرہیز نہیں کرتے ہیں اور نہ اُن کی قومیت کا لحاظ کرتے ہیں اور باعتبار سوشل حالت کے اُن کو اپنا ہمسر اور باعتبار علم وعقل کے اُن کو اپنے سے افضل سمجھتے ہیں۔ مسٹر زوشس ٹرٹن صاحب نے مقام مستاغنم میں ایک فرانسیسی مدرسہ کا معائنہ کیا جہاں فرانسیسیوں اور عربیوں کے چھوٹے چھوٹے لڑکے پاس پاس بیٹھے تھے اور ایک ہی اُستاد سے ایک ہی سبق پڑھ رہے تھے۔ وہاں حاضری خوشی پر موقوف تھی یعنے کسی لڑکے کے حاضر ہونے میں جبر نہ تھا اور صرف دنیوی تعلیم دیجاتی تھی۔ جو لڑکے کہ تین برس کی عمر کے تھے یا تین برس سے کچھ زیادہ تھے وہ ایک سیہ تختی پر الف بے کے حروف کو تبا رہے تھے جن لڑکوں کی عمر قریب سات برس کے تھی اُنہوں نے کسی قدر زیادہ لیاقت حاصل کر لی تھی۔ ایک عربی لڑکے نے جو نہایت ہوشیار معلوم ہوتا تھا اور جس کی عمر قریب دس برس کے تھی آگے بڑھ کے ایک فرانسیسی کتاب کی عبارت کو ایسی صحت اور روانی کے ساتھ پڑھا جس کی برابری کسی انگریزی اسکول کا لڑکا مشکل سے کر سکتا۔ اِس کے بعد ایک فرانسیسی لڑکے نے عربی زبان میں ایک قصہ بیان کیا جسکی بابت مجھکو اِس بات کے کہنے سے شرم آتی ہے کہ ہمکو اُسکے برابر بھی سمجھ نہ تھی اور جب تک کہ اُسنے اُسکا ترجمہ فرانسیسی زبان میں نہ کیا ہم اُسکو نہ سمجھے۔ اِنہی ابتدائے عمر سے دونوں زبانوں کے بولنے کی عادت ڈالکر اور کھیلوں میں ایک دوسرے کے ساتھ شریک ہوکر فرانسیسی اور عرب بطور ہم وطنوں کے پرورش پاتے ہیں اور رنگوں کے اختلاف کا خیال بھی اُن کے دل میں نہیں گذرتا ہے۔ وہ ایک دوسرے سے خوب واقف ہوتے ہیں ایک ہی قسم کے خیالات اخذ کرتے ہیں اور ایک ہی قسم کے محاورات میں اپنے خیالات کو ظاہر کرتے ہیں۔ یہہ لوگ ایسے بیہودہ خودبین اور خود غرض نہیں ہیں کہ اِس بات کی جستجو کریں کہ فرانسیسی زبان سیکھ کر اپنے آپکو اپنے والدین کی ذلیل حالت سے برتر کریں اور والیان ملک کے برابر درجہ حاصل کریں۔ سب فرقے دونوں زبانوں کے سیکھنے کی یکساں خواہش کرتے ہیں اور یہہ بھی کوئی چھوٹی بات نہیں ہے کہ فرانسیسیوں کی اولوالعزم جماعت عربی زبان سے اِسی قدر واقف ہے جس طرح کہ عرب لوگ فرانسیسی زبان سے۔ مستاغنم کے جیلخانہ میں مسٹر ٹرٹن صاحب نے ایک پست قد خندہ پیشانی عرب کے لڑکے کو دیکھا جو ہر چیز اور ہر شخص سے خوش معلوم ہوتا تھا۔ اُسنے صاحب موصوف کو فرانسیسی زبان میں سلام کیا صاحب موصوف نے گمان کیا کہ وہ کسی خفیف جرم میں یہاں آیا ہوگا اور اُس سے پوچھا کہ کس جرم میں تم ماخوذ ہوئے ہو۔ اُس نے استقلال اور طمانیت سے جواب دیا کہ میں نے اپنی بہن کو مار ڈالا تھا اور جب اُس سے یہہ پوچھا گیا کہ ایسا کام تم نے کیوں کیا تھا تو اُس نے کہا کہ اسکی مجھکو خبر نہیں۔ اِس سے زیادہ خوبی کے ساتھ کوئی پیرس کا رہنیوالا بھی جواب نہ دیسکتا۔ اِن دونوں قوموں کے باہمی اختلاط کی ترجیہ اسطرح پر باسانی ہوسکتی ہے کہ وہاں ہندوستانی عنصر معدوم ہے۔ قومیت اور ذات کے تعصبات اور تفرقہ کا وہاں دخل نہیں ہے۔ عرب اور فرانسیسی عیسائی اور مسلمان اگر کچھ اختلاف بھی رکھتے ہیں تو نہایت آشتی آمیز اختلاف رکھتے ہیں اور ایسے حق وبطلان پر اصرار نہیں کرتے ہیں جو غیر متبدل اور بری عن الخطا ہو۔ قوم قبایل اپنی عورتوں کو بھی پردہ میں نہیں رکھتے ہیں لیکن یہہ خلاف قیاس نہیں ہے کہ شل اور پہاڑی قوموں کے یہہ لوگ کسی ایسی قوم کی نسل میں ہوں جو میدان میں آباد ہونے والوں سے پیشتر گذری ہو اور مسلمان حملہ آور اُنکو پورا پورا مطیع کبھی نہیں کر سکے تھے۔ فرانس کی زبردست حکومت میں بھی یہہ لوگ بالکل مطیع نہیں ہیں + از علیگڈہ گزٹ

مراسلات

رات کے خیالات

(اور یہہ کہ اجرام فلکیہ خدا کا جلال ظاہر کرتے ہیں)

ہر ایک عاقل اور فاضل شخص یہہ جانتا ہے کہ کل موجودات میں ہر چیز (خواہ وہ قسم حیوانی سے تعلق اصلی رکھتی ہو خواہ قسم نباتاتی سے خواہ کانی سے خواہ اُس خالق کی صنعت کے کسی حصہ سے تعلق رکھتی ہو) اُسکی اوّل ہستی کی یہی غرض ہے کہ وہ اُس ذوالجلال کے جلال کو ظاہر کرے۔ آؤ ہم اُن خیالات کی طرف جو بوقت شب کسی ہوشمند اور عقیل صاحب کے دل میں اپنا ظہور غیبی

وباطنی پیدا کر سکتے ہیں ذرہ سوچیں اور دیکھیں کہ وہ خیالات کن اسباب و وسایل سے ایسے دل میں لینے کرن نمایاں کو دولتِ حقیقی کو جو بطور سایہ اُس ابدی جلال و جمال کے ہیں ظاہر و روشن کر سکتے ہیں۔ ذرہ غور کرے کہ جسوقت ہم راتکو اپنے بساط نشاط و فرحت پر لیٹے ہیں اور جب ہماری نظر نا اِس زمین اور خاک کی جانب رجوع ہوتی ہے بلکہ ہماری نگاہ اوپر یعنے آسمان کی طرف جس میں تمام اجرام فلکیہ بطور جڑاؤ کے نظر پڑتے ہیں تو اُسوقت ہمارے دل میں کیا گذرتا ہے کیا صرف یہی کہ اُن چیزوں کی خوبی اور خوبصورتی ہماری نظر کو خوش کرتی ہے نہیں بلکہ جو عقلمند آدمی ہوگا اُس کا دل ایسا خوش اور غمگین بھی ہوگا کہ جسکا ذکر کرنے سے انسان مجبور ہے +

اول ایسا شخص بیشمار ستاروں اور سیاروں کی طرف دیکھکر خدا تعالیٰ کی کاریگری اور قدرت اور پاکیزگی کا قایل ہوگا۔ وہ ہزارہا چھوٹے چھوٹے ستاروں کو چمکتے دیکھتا ہے جو اپنی اپنی مقررہ جگہہ پر سے اپنا کام کرتے ہیں اور ہم خاکی پستی پسند نالایق گنہگاروں کو اپنی زبان حال سے تعلیم دیتے ہیں اور شرمندگی بے حیائی اور فرومایگی کا پردہ ہمارے لعنتی اور مرجھائے ہوئے چہرے پر لٹکاتے ہیں وہ یہہ ظاہر کرتے ہیں کہ اے نالایق نافرمانبردار اور باغی انسان کی اولاد ہماری ہی طرف نظر اپنی اُٹھا اور ہمارے نور کو دیکھ جو اُس صانع ازلی کی صنعت اور قدرت کے مظہر ہیں اور ہم سے کچھ تو نصیحت پکڑ اور اپنی اصلی اور جلالی حالت کو دیکھکر اُسپر غور کر کہ تیری اصلی حالت کیسی جمالی اور پاکیزہ تھی جیسا کہ ہم اب خدا یعنے اپنے اور تیرے خالق کے محکوم ہو کر نورانی ستارے کہلاتے ہیں۔ پھر برعکس اسکے وے خود شرمسار ہیں انسان کی طرف نگاہ کرنے سے کیونکہ ہر چند اُنکی اور دیگر موجودات کی ہستی انسان یا شیطان کے لئے اتنی نصیحت کے باعث ہیں تو بھی انسان کی سمجھ اور عقل ایسی کوتاہ اور کند ہو گئی ہے کہ گویا وہ ان چیزوں کو دیکھتا ہی نہیں حقیقت میں وہ روحانی باتوں میں پاگل ہے یعنے اُنکی نسبت وہ ناسمجھ ہے۔ جبکہ عقلمند آدمی کی عقل میں یہہ خیال راتکے وقت آتے ہیں تو نہایت ہی اضطرابی اور پریشانی میں ہو کر اپنی خاکساری اور عجز کو بمقابل ذوالجلال کے دیکھکر نہایت ہی افسوس میں ہو کر اپنی حالت کے درست کرنے میں مشغول ہوتا ہے +

پھر تھوڑی دیر کے بعد ماہ تاباں اپنا سر اُفق سے نکالکر ایسے شخص کی حالت پر اور بھی بیقراری اور نالہ زاری پیدا کرتا ہے۔ وہ اپنی چمک اور دمک کو ظاہر کر کے ایسے آدمی سے کہتا ہے کہ جناب آپ اِن ذروں کی روشنی سے حیران اور پریشان ہو کر اِس حالت تک پہنچے کہ اپنی دنیا اور اپنی ہستی آپکو بمنزلہ عدم دکھلائی دیتی ہیں لیکن اگر آپ ذرہ ہم پر جو شب کے وقت آپکی خاکی دُنیا کے حاکم اور روشنگر ہیں خیال کرو تو آپکے حواس باختہ ہو جائینگے تسپر بھی وہ یہہ کہکر اپنی خاکساری کو اسطرح ظاہر کرتا ہے کہ خیر آپ اسوقت مجھسے کچھ روشنی اور خوشی حاصل کر سکتے ہو لیکن میرے میں سوائے اندھیرے کے اور کچھ نہیں ہے کیونکہ میں غریب اور عاجز بھی آفتاب سے روشن ہوں جو اپنے مالک کے حکم سے مجھکو اسوقت روشن کرتا ہے لیکن اگر اب اسوقت اسکا ظہور ہو جائے تو میں بیچارہ پھر اُسکی روشنی سے مغلوب ہو جاؤنگا اور یہہ آفتاب بھی اپنے خالق سے جو آفتاب صداقت کہلاتا ہے روشن ہے۔ لیکن پھر وہ انسان سے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ مجھکو بڑا افسوس ہے کہ آپکا کل جمال آپسے بسبب گناہ کے لیا گیا اور اب آپ لوگ نہایت سرکش اور باغی اور جلاوطن گنے جاتے ہو لیکن ہمارا یہہ حال تمہاری فرمانبرداری کے سبب ہے +

پھر تھوڑی دیر کے بعد ماہ اپنا دورہ پورا کر کے بجانب مغرب غروب ہونے کے وقت انسان سے رخصت لیکر اور اپنے خالق سے ایسے کمبخت گنہگاروں کے لئے دعا کر کے غروب ہو جاتے ہیں اب تھوڑی دیر تک انسان بڑے غور و فکر و اندیشوں میں اکیلا رہا اور اِن فکروں میں ہی غرق تھا کہ اُسکے دہنے طرف سے گانیکی بڑی میٹھی اور دلچسپ آواز آتی ہے تب بائیں طرف سے ایک اور ہی آواز راگ اور گانے کی آئی اسی طرح آہستہ آہستہ انسان بیچ میں خاموش اور سنسان کھڑا رہا اور اُسکی چاروں طرف طرح طرح کے گانیکی آوازیں شروع ہوئیں گویا کہ اُسکو چار جانب سے گھیر کر ملامت کرنے لگیں اور کہنے لگیں کہ اے بدبخت کس سوچ و فکر میں کھڑا ہے تجھپر افسوس و زاری واجب و لایق ہے کہ باوجودیکہ ہمارے خالق اور پروردگار نے تجھکو ہم پر فوقیت دی اور تجھکو اشرف المخلوقات قرار دیکر طرح طرح کی صفات و کمالات تجھ ہی سے آراستہ کیا لیکن تسپر بھی تو ہم حیوان مطلق سے بدبخت نکلا اور ہم سے بھی پست ہوا۔ یہہ تمام باتیں انسان کے دل کو چھید کر تاثیر کرتی تھیں کہ انسان نے سرد آہ نکالکر اپنا سر اوپر کیا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک اور ستارہ اُسپر افسوس کر رہا ہے اور اُسکے بُرے حال پر ہمدردی کر رہا ہے تب انسان نے جھک کر بڑی تمکین سے اُنکا اسم شریف پوچھا اُنہوں نے اپنی زبان حال سے جواب دیا کہ جناب مجھکو صبح کا نورانی ستارہ کہتے ہیں اور چونکہ یہہ ستارہ سب سے پچھلا ہے جو راتکے آخر حصہ

میں ظاہر ہوتا ہے اُسکی طرف انسان نے بڑے غور سے دیکھا اور خیال کیا کہ شاید یہی مجھکو نجات کی راہ بتلاوے تب ستارہ نے اُس کے خیال کو معلوم کر کے کہا کہ ایک نجات دہندہ آپکی خاکی دُنیا پر آسمان کی بلندی سے اُترا اور اسکو بھی صبح کا نورانی ستارہ کہتے ہیں وہ تمہارا نجات دہندہ ہے۔ سو ایک ستارہ نے انسان کو نجات کا راستہ دکھلایا + راقم ایک مسافر

اخبارات تار برقی

مدراس ۱۲۔ اگست۔ کلکتہ میں یہہ افواہ ہے کہ موسم سرما میں جو صاحبان انگریز پہاڑ و نپر تشریف لیجاتے تھے آئندہ تین سال تک جناب سکرٹری آف سٹیٹ ہند نے ممانعت کر دی ہے وجہ یہہ کہ اسمیں صرف بہت پڑتا ہے +

بمبئی ۱۲ اگست۔ کل کی ولایت کی ڈاک میں ایک خاص پیغام تار برقی بنام اخبار ٹائمس آف انڈیا مورخہ ۲۶ جولائی پہونچا ہے اُس میں لکھا ہے کہ مسٹر فاسٹ کی رسیم نسبت اصراف جنگ افغانستان پر بڑے زور کے ساتھ مباحثہ ہوا منجملہ متکلمین کے مسٹر گلیڈسٹون صاحب و مسٹر گوشن صاحب و مسٹر چائلڈرز صاحب و سر جارج کیمبل صاحب۔ مسٹر گرانٹ ڈف صاحب و سر جارج بلفور صاحب و سر جارج لویک صاحب و مسٹر ہنگ صاحب تھے۔ اِس سے اکثر صاحبان نے مسودہ قانون کو خلاف انصاف اور خلاف مصلحت تصور کیا اور کہا کہ چونکہ جنگ مذکور صرف مبنی بہ اعتراض قیصری تھا نہ صرف مبنی بر اغراض ہند لہذا ہندوستان کی رعایا پر کل بوجھ خرچہ جنگ نہیں ڈالنا چاہئے +

بسند معتبر بیان کیا گیا ہے کہ قیصرہ یوجینی نے ایک خط جناب ملکہ معظمہ کو بہت زور کے ساتھ لکھا ہے کہ لفٹنٹ کیری صاحب پر کوئی سزا عاید نکیجائے +

لنڈن ۱۲ اگست۔ کل شب دیوان عام میں مسٹر اسٹافورڈ نارتھ کوٹ صاحب نے بتائید نوبار پاشا اور مسٹر بورنوبین صاحب و مسٹر وبُوبین صاحب کے ایک تقریر کی اور فرمایا کہ سرکار برطانیہ نے مصر میں صرف اس جہت سے دست اندازی کی ہے کہ بد انتظامی نہ ہونے پاوے اور ایسا کرنے میں ضمناً قرضخواہوں کی مدد کی ہے۔ صاحب موصوف نے گورنمنٹ کی نسبت اِس الزام کی تردید کی کہ اُسنے مصر میں ترکوں کی سکونت زندہ کرنے میں مدد دی ہے اور لباب میں سرکاری طور پر باب عالی سے کبھی خط و کتابت نہیں کی۔ سلطان کو اپنے ایک ایسے ماتحت کو معزول کرنیکا پورا استحقاق حاصل تھا جو اُنکے صوبہ ماتحت کو تباہ کر رہا تھا +

جمعہ آئندہ کو پارلیمنٹ بند ہو جائیگی +

شملہ ۱۱ اگست۔ ہفتہ حال کی ڈاک میں جناب سکرٹری آف سٹیٹ ہند کا ایک مراسلہ موصول ہوا ہے جسمیں تجاویز مالیہ پر ریویو کیا ہے۔ صاحب موصوف عموماً تجاویز گورنمنٹ کو بشمول موقوفی محصول پارچات سوتی و محصول اندرونی قند و نیز تبدیلات محصولات نمک کے تحسین تصور فرماتے ہیں +

شملہ ۱۲ اگست۔ جناب سکرٹری آف سٹیٹ ہند نے اُن قواعد مرتبہ گورنمنٹ ہند کو منظور فرمالیا ہے جو ہندوستانیوں کو ایسے عہدو نپر مقرر کرنے کے متعلق ہیں جنپر معمولی طور پر سول عہدہ داران متعہد مقرر ہوتے ہیں۔ ویسی عہدہ دار و نکی تنخواہیں انگریز ملازمان سول کی تنخواہوں کے دو ثلث سے متزاید نکرینگے۔ سول سروس (یعنے ملازمت ملکی) میں جسقدر نئے ملازم ہر سال بھرتی ہونگے انکا ایک ساتواں حصہ ہندوستانی ہو سکتے ہیں۔ اِن قواعد کے بموجب ملازمت ملکی میں امتحانی طور پر مقرر ہونے کے واسطے لوکل گورنمنٹیں اشخاص مناسب کو نامزد کرینگی +

شملہ ۱۲ اگست۔ کابل سے ۱۰ اگست کی یہہ خبر آئی ہے کہ تین رجمنٹیں زیر حکم برگیڈیر زبردست خان غلزئی ۷ اگست کو غزنی کو روانہ ہوئیں۔ ۱۰ اگست کو امیر صاحب نے بمقام دیہہ فرنگ انکا معائنہ فرمایا۔ جو رجمنٹیں پچھلے دنوں ہرات سے آئی ہیں اُنمیں سے بعض کا امیر صاحب نے معائنہ فرمایا اور کسی قدر تنخواہ تقسیم کرائی +

قندھار سے ۱۲ اگست کو یہہ خبر آئی ہے کہ شہر اور انواح شہر میں بہمہ وجوہ امن ہے دس تاریخ کی شام کو شہر سردار شیر علیخان کے حوالہ کر دیا گیا۔ ہمارے انتظام پولیس و حفظ صحت میں کچھہ تغیر و تبدل نہیں ہوا اور شہر کے دروازو نپر بھی ہماری ہی فوج کے سپاہی تعینات ہیں لیکن جو رسوم چنگی اور محصولات ہمنے موقوف کر دئے تھے وہ فی الفور مکرر عاید کر دئے گئے ہیں۔ اِسی وجہ سے جفت فروشوں اور کلاہ فروشوں نے دوکانیں بند کر دی ہیں +

سردار محمد یوسف خان جو مکرر گور ریشت رود و زمیندا[ور] مقرر ہوئے ہیں ۷ اگست کو قندھار میں پہونچے اور ۱۲ کو گرگل کو روانہ ہونے والے تھے +

ماہ گزشتہ کی نسبت اب ہوا میں خنکی ہے۔ ہیضہ شہر میں بہت کم ہو گیا ہے۔ اِس ہفتہ قلعہ اور چھاونی میں واردات کم ہوئی ہیں اور دو تین روز سے تو کوئی تازہ واردات وقوع میں نہیں آئی۔ ۹ اگست کو منڈا لی کے ساتھہ سلسلہ تار برقی پھر جاری ہو گیا +

شملہ ۱۴ اگست۔ نواب سر غلام حسین خانصاحب کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ حال مقیم قندھار نے چند روز کیواسطے کابل جانا منظور فرمایا ہے تاکہ سر لوئیس کیوگناری صاحب کو انصرام فرائض پولیٹیکل میں مدد دیں +

معاہدہ منعقدہ دسمبر سنہ گزشتہ فیمابین سرکار برطانیہ و سرکار پرتگال دربارہ مقبوضات سرکار آخر الذکر واقع ہند انجام کار ۶۔ ماہ حال کو مصدق ہو گیا +

شملہ ۱۵ اگست۔ سر لوئیس کیوگناری صاحب براہ علی خیل ۱۴ اگست کو تار دیتے ہیں کہ جو جمعیتیں چند روز ہوئے ہرات سے واپس آئی ہیں اُن میں شدت کے ساتھ ہیضہ نمودار ہوا ہے۔

بہت سے سپاہی تو بدحواس ہو کر بھاگ گئے باقیونکو رخصت مل گئی ہے کہ اپنے اپنے گھرونکو واپس چلے جاؤ سفارت کے لوگوں میں خیریت ہے +

لنڈن ۔ ۱۴ اگست۔ ایک عام افواہ یہہ ہو رہی ہے کہ گورنمنٹ انڈراسی صاحب عہدہ وزارت امور خارجہ سلطنت آسٹریا کو چھوڑ کر گوشہ نشینی اختیار کرینگے اور بیرن ہائمین صاحب حال وزیر مالیہ اُنکی جگہہ مقرر ہونگے +

مدراس ۔ ۱۴ اگست۔ عساکر نظامیہ حیدر آباد انسداد بغاوت رمپا میں گورنمنٹ کی مدد کرینگے +

وائیکونٹ گلیمور صاحب سابق متعلق توپخانہ شاہی و حال گورنمنٹ ایجنٹ کو داوری اپنے سرکاری منصب کی حیثیت سے عساکر متذکرہ صدر کے ساتھ جائینگے +

لنڈن ۔ ۱۴۔ اگست۔ اخبار ڈیلی نیوز میں سینٹ پیٹرزبرگ سے ایک پیغام تار برقی اِس مضمون کا مشتہر ہوا ہے کہ ترکمان لوگ مرو اور صحرائے شمالی کیطرف واپس ہو رہے ہیں اور اُنہوں نے کئی ہزار بھیڑ بکریں غلہ کے عوض خیوا کو بھیجی ہیں +

سینٹ پیٹرزبرگ ۔ ۱۴ اگست۔ تین سو دوہ قانون دان گورنمنٹ کی مخالفت کے الزام پر گرفتار ہوئے ہیں۔ مردمان زیر نگرانی کی تعداد ہر روز بڑھتی جاتی ہے۔ کئی عہدہ داران پولیس بجرم غفلت سزایاب ہوئے ہیں +

لنڈن ۔ ۱۵ اگست۔ کیپ ٹون کی ۲۶ جولائی کی خبر سے واضح ہوتا ہے کہ دو انگریزی فوجیں ایک زیر حکم کرنل کلارک صاحب اور دوسرے زیر حکم کرنل رسل صاحب ۳ اگست کو آگے بڑھے اور ۱۶ اگست کو سیکنی بونم میں قیام کرنے والی تھیں +

سیٹی وایو نے پوچھا ہے کہ اگر میں ہتھیار ڈالدونگا تو میری جان بخشی جائیگی یا نہیں اور جواب دیا گیا ہے کہ ہو جائیگی +

کل شب آنریبل ای شان ہوپ صاحب نے دیوان عام میں بیان کیا کہ انگلستان اور یعقوبخان تعلقات اطمینان بخش کو ترقی دینے میں جہانتک ہو سکتا ہے کوشش کر رہے ہیں +

قسطنطنیہ ۱۴ اگست۔ سواس پاشا اور علی سعید پاشا مسئلہ سرحد یونان میں کمشنر مقرر ہوئے ہیں +

ڈلہوزی ۔ ۱۵ اگست۔ چونکہ رنجر صاحب کے تبدیل ہو جانیکا اندیشہ تھا اِسلئے یہاں کے لوگوں نے ایک عرضداشت ہمضمون کی جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کیخدمت میں بھیجی ہے کہ موسم گرما کے آخیر تک صاحب موصوف کی مدت قیام میں وسعت دیجائے۔ اس عرضداشت پر سب صاحبان نے دستخط کر دئے ہیں +

قندھار ۱۵۔ اگست۔ کل حاکم گرشک مقام کو کران کے ملاحظہ کے واسطے تشریف لیگئے۔ اور وہاں پر جسوقت بہارٹی توپخانہ اور سپاہیوں کا معائنہ کیا تو حاکم موصوف نے اپنی خوشنودی ظاہر کی +

۹ اگست سے تاحال یورپین لوگوں میں سے کوئی ہیضہ میں مبتلا نہیں ہوا اور آج نہ کوئی یورپین بیمار ہے نہ کوئی دیسی۔ آج کمپ کا شفاخانہ بند کیا گیا کل کے روز جنگی سامان کے پہونچانیوالے سپاہی ہندوستان کی طرف روانہ ہوئے۔ اب یہاں پر صحت کلی ہے اور کسی قسم کی بیماری نہیں ہے +

شملہ ۱۶ اگست۔ آج کے گزٹ آف انڈیا میں سکرٹری آف سٹیٹ کا مراسلہ درباب آمدنی واخراجات ہند جسمیں صاحب موصوف نے تخمینہ کے ساتھ ذکر کیا ہے شایع ہوا جس سے معلوم ہوا کہ صاحب ممدوح اِسبات کو منظور کرتے ہیں کہ گورنمنٹ ہند صیغہ قحط میں سے روپیہ اپنی کارروائی کے لئے لے اور کچھ عرصہ بعد روپیہ مذکور کو واپس کر دے۔ اور صاحب موصوف نے یہہ بھی بیان کیا ہے کہ جنگ افغانستان کی بابت اڑھائی کروڑ روپیہ صرف ہوا ہے + اُس مراسلہ میں یہہ بھی لکھا ہے کہ جو روپیہ ہندوستان سے انگلنڈ میں گیا ہے بباعث کمی نرخ چاندی کے اُس میں ساڑھے تین کروڑ روپیہ کا نقصان ہوا اور ۶ سال گذشتہ میں باعث مذکور سے ساڑھے دس کروڑ روپیہ کا نقصان عاید ہوا۔ اور اُس مراسلہ میں لکھا ہے کہ آئیندہ کو گورنر جنرل کی تجویز کی نامنظوری کا باعث ظاہر کیا جائیگا +

توپ خانہ بنگال کی تجویز بھی شایع ہوئی ہے +

شملہ ۱۶ اگست۔ جو خبر کابل سے ۱۴ اگست کو آئی اُس سے معلوم ہوا کہ بادشاہ خان غلزئی شتر گردن کی سڑک کے محافظ مقرر ہوئے ہیں +

علی خیل ۱۷ اگست۔ کل رات کو چند آدمیوں نے کمپ کی طرف بندوقیں چلائیں اور یہہ آدمی

باہر کے معلوم ہوتے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہی کہ اُن آدمیوں نے یہہ حرکت اسواسطے کی ہی کہ اُن کے گاؤنکی تلاشی لیئے ہوئی تھی کہ شاید کچھہ مال چوری کا برآمد ہو + اور اس جرم پر چند دیہات کے ہتھیار لئے گئے ہیں اور کہا گیا ہی کہ اگر تمہارا چال چلن درست رہیگا تو واپس ملینگے ورنہ خیر +

قندھار، ۱۰ اگست۔ دس روز گذشتہ کے اندر کوئی واردات ہیضہ کی یورپین لوگوں میں نہیں ہوئی ہی۔ جمعہ کے روز ایک غازی نے کابلی دروازے پر ایک سپاہی پر حملہ کیا۔ اُسیوقت دوسرے سپاہی نے ایک سنگین سے غازی کو مار ڈالا اور اُس کی لاش کو جلا دیا گیا +

سنیچر کے روز قندھار میں حاکم قندھار کی مستورات داخل ہوگئیں۔ ہوا سرد ہونے لگی اور رات کیوقت خنکی ہوتی ہی۔ یہاں کے انجنیروں نے اپنا کام بند کر دیا ہی اور حساب وکتاب بھی درست کر لیا ہی۔ اور توپ خانہ کے برگیڈ نمبر ۲ کی باٹری ڈی کو ہمراہ لیکر چمن کیطرف روانہ ہوگئے ہیں + آج صبح کو ونٹری سرجن (گھوڑوں کے ڈاکٹر) بلاین شرڈ صاحب اور توپ خانہ کے برگیڈ نمبر ۲ کی باٹری ڈی کے دو سپاہی مقام گٹائی میں فوت ہوگئے ہیں +

بمبئی ۱۰ اگست۔ ہائی کورٹ بمبئی نے اسبات کو منظور کر لیا ہی کہ زری کیسو جی بنا حاضر ضامن دیں چنانچہ ۱۳ شخص اہل ہنود نے تین لاکھہ بیس ہزار روپیہ کی حاضر ضامنی لکھہ دی ہی۔ یہاں پر کل تمام گرجاؤں میں جنگ افغانستان وزولو کے ضرر شدہ سپاہیوں کی بیواؤں میں اور یتیموں کے لئے چندہ جمع ہوا ہی +

جزایر انڈمان ونکوبار کے نظم ونسق کی رپورٹ بابت ۱۸۷۸-۷۹ء معہ رزولیوشن گورنمنٹ ہند کے جو اس باب میں صادر ہوا جناب صاحب سکرٹری آف اسٹیٹ کے حضور میں ارسال کی گئی ہی رپورٹ مذکور میں اس امر کی نسبت بڑی گفتگو کی گئی ہی کہ مرد قیدیوں کے درمیان کثرت سے اموات وقوع میں آتی ہیں یعنے چار برس کے عرصہ میں تعداد اموات کی نوبت فیصدی ۵ ۱۱ سے ۲۳ ۵ تک پہونچ گئی ہی اور یہہ دریافت ہوا ہی کہ یہہ اموات زیادہ تر اُن اسباب کی وجہ سے ظہور میں آئیں جنکا دفع ہونا ممکن تھا عورت قیدیوں کے درمیان اموات کی شرح صرف ۱۰۰ ۱ فیصدی رہی جناب صاحب سکرٹری آف اسٹیٹ نے اسباب میں گورنمنٹ ہند کے اعتراضات سے اتفاق رائے کیا ہی اور جناب ممدوح فرماتے ہیں کہ صاحب سپرنٹنڈنٹ جزایر مذکور کے دل پر یہہ بات نقش کر دی جاوے کہ جہانتک قواعد کی رعایت ممکن ہو اُس کو قایم رکھکر حکام آبادی اور ڈاکٹر صاحبان قیدیوں کی حفظ صحت کے واسطے ہر ایک قسم کی کوشش عمل میں لادیں +

لودیانہ

۱۰ تاریخ کو یہاں دو بجے سے کچھہ کچھہ ترشح کے بعد قریب چار بجے کے بارش شروع ہوئی +

اشتہار

ایک ہیڈ ماسٹر کی ضرورت

سیالکوٹ امریکن مشن سکول میں ایک ہیڈ ماسٹر کی جگہہ خالی ہی جو صاحب اپنے تئیں حقیقتاً اس عہدہ کے لائق سمجھے تو چاہئے کہ اپنی درخواست جناب پادری جے۔ ایس۔ بار صاحب کی خدمت میں ارسال کرے اِس میں اوّل شرط یہہ ہی۔ کہ مسیحی ہو۔ دوم کہ انگریزی اور ریاضی میں خاطر خواہ درک رکھتا ہو۔ سوم کہ محکمہ تعلیم میں تجربہ تا ایتق کا حاصل کیا ہو۔ شرائط ہذا کی اسناد ہمراہ درخواست کے ارسال کیجاویں۔ اگر صوبجات شمالی کا باشندہ ہو تو بہت بہتر ہوگا۔ تنخواہ ماہواری للعہ روپیہ ہوگی +

راقم پادری جے ایل ٹھاکر داس صاحب
از مقام سیالکوٹ ۱۲ اگست سنہ ۹۸ء

اشتہار

دوائے مجرب دافع بخار

اطلاع عوام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہی کہ سنکونیا جو بیماری بخار کے لئے نہایت مجرب اور عمدہ ہی خاص شہر لودیانہ اور بڑے بڑے قصبات ضلع لودیانہ کے ہر ایک پنساری کلاں کی دوکان پر برائے فروخت رکھا گیا ہی قیمت اُسکی فی پوڑی ایک پیسہ ڈبل مقرر کی گئی ہی اور ترکیب استعمال بھی پنساریوں کے پاس چھپی ہوئی ہی جو چاہے اُنسے دریافت کرے اور دوائے مذکور خریدے +

دستخط

جی۔ ای۔ ویکفیلڈ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر لودیانہ

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری گیلسو صاحب کے اہتمام سے چھپا